الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**sarfaraz**	Serial No :	**13857**
Address :	**abudhabi uae**	Date :	**9/25/2011**
Subject :	**JAIZ-NAJAIZ**	Contact No:	
Writer :	شاہد خان	Email :	

salamualaikum muhtaram mufti sahab is s pehle bhi aap s ek masle k bare m fatwa maloom kia tha or aap n mashallah quran o hadees ki roshni m uska behtareeen jawab dia tha muhtara mufti sahab ab ek or fatwa maloom karne ki ijazat chahta h or aap ko nazar karta hoon wo y h k walid apni owlad ko apni jaidad s aak karne ka sharai haq rakhta h sharah m is ki ijazat h k agar owlad nafarman ho ya kisi bhi gharelo masloo ki waja s bhi walid bete ko aaq kardeta h m n suna h or is bat p hamara yakeen bhi h k allah farmate h k mere bande to jitne marzi gunah karle lkin ek bar mus s tu mafi talab to karke dekh agar m maf na karoo to kehna.or dosri bat y k walid owlad ko aaq karke gunahgar howa ya is m koi mozaikaa nahi .quran o hadees ko samne rakhte hoe un ki roshni m plz mujhe jawab zaroor dejeie ga .kionk m n yaha tak suna h k walid owlad ko aaq karke jhanamio m shumar huwa allah hafiz

السلام علیکم محترم مفتی صاحب! اس سے پہلے بھی آپ سے ایک مسئلہ کے بارے میں فتویٰ معلوم کیا تھا اور آپ نے ماشاء اللہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اسکا بہترین جواب دیا تھا محترم مفتی صاحب اب ایک اور فتویٰ معلوم کرنے کی اجازت چاہتا ہوں اور آپ کی نظر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ والد اپنی اولاد کو اپنی جائیداد سے عاق کرنیکا شرعی حق رکھتا ہے شرع میں اس کی اجازت ہے کہ اگر اولاد نافرمان ہو یا کسی بھی گھریلو مسائل کی وجہ سے والد بیٹے کو عاق کردیتا ہے میں نے سنا ہے اور اس بات پر ہمارا یقین بھی ہے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بندے تو جتنے مرضی گناہ کرلے لیکن ایک بار تو مجھ سے معافی طلب تو کرکے دیکھ اگر میں معاف نہ کروں تو کہنا۔ اور دوسری بات یہ کہ والد اپنی اولاد کو عاق کرکے گناہگار ہوگا یا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ قرآن وحدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی روشنی میں برائے مہربانی مجھے جواب ضرور دیجئے گا۔ کیونکہ میں نے یہاں تک سنا ہے کہ والد اولاد کو عاق کرکے جہنمیوں میں شمار ہوا۔ اللہ حافظ۔

الجواب ـــــــــ حامداً ومصلیاً

"عاق" نافرمان کو کہتے ہیں جو شخص والدین کی نافرمانی کرے چاہے والد اسے عاق کہے یا نہ، وہ عنداللہ عاق شمار ہوتا ہے اس کے بعد واضح ہو کہ اپنی صحت والی زندگی میں ہر شخص اپنی جائیداد کا تنہا مالک ہوتا ہے اور اپنی مرضی کے موافق جیسے چاہے اس میں تصرف کرسکتا ہے۔

البتہ کسی بیٹے وغیرہ کی نافرمانی، ایذاء رسانی اور حکم عدولی وغیرہ کی وجہ سے والد اسے اپنی جائیداد اور ترکہ سے محروم کرنا چاہے تو شرعاً اس کی بھی اجازت ہے اور ایسی کوئی حدیث نہیں جس میں ایسے والد کیلئے جہنمی ہونے کا ذکر آیا ہو مگر اس سلسلہ میں عام طور پر جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ایک عاق نامہ لکھ دیا جاتا ہے اس سے شرعاً کوئی محروم نہیں ہوتا بلکہ ایسی صورت میں والد کے انتقال کے بعد دوسرے ورثاء کی طرح یہ بھی وارث اور حقدار بنے گا اسلئے والد اگر اپنے کسی بیٹے یا دوسرے وارث کو اپنی جائیداد اور ترکہ سے محروم کرنا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک محتاط اندازہ کے موافق اپنی بقیہ زندگی کیلئے جو کچھ

(جاری ہے)

رکھنا چاہے وہ کچھ رکھ کر بقیہ تمام اموال و جائیداد دیگر ورثاء بیٹی اور بیٹوں میں تقسیم کردے اس طور پر کہ بیٹے اور بیٹی کو برابر دے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ نہ دے ہاں اگر کسی بیٹے یا بیٹی کی دینداری، خدمت گزاری یا محتاجگی وغیرہ کی بناء پر اُسے دوسروں کے مقابلہ میں کچھ زیادہ دینا چاہے تو زیادہ بھی دے سکتا ہے مگر یہ سب دینا محض کاغذوں میں نام کردینے یا زبانی بول دینے پر موقوف نہ ہو بلکہ ہر وارث کا حصہ دوسرے ورثاء سے الگ کرکے اس پر اسے باضابطہ مالک وقابض بنانا بھی ضروری ہے تاکہ یہ ہبہ شرعاً بھی جائز اور درست ہوسکے۔

كما في الدر المختار: وهل ارث الحي من الحي ام من الميت؟ المعتمد الثاني الخ (ج ٦، ص ٧٥٨، ٧٥٩)

وفيه أيضا: وفي الخانية لا بأس بتفضيل بعض الاولاد في المحبة لانها عمل القلب وكذا في العطايا إن لم يقصد به الاضرار وان قصده فسوى بينهم و يعطى البنت كالابن عند الثاني وعليه الفتوى الخ (ج ٥، ص ٦٩٦)۔

وفي شرح المجلة: المادة ١١٩٢: كل يتصرف في ملكه كيف شاء الخ (ج ٤، ص ١٣٢)۔

وفي الدر: (وتتم) الهبة (بالقبض) الكامل الخ (ج ٥، ص ٦٩٠)۔ والله تعالى اعلم بالصواب

شاہد خان عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی ١٦
١٤ ربیع الثانی ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
١٦/٤/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ [illegible]
١٩ ربیع الثانی ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ [illegible]
دار الافتاء جامعہ [illegible]
١٩ ربیع الثانی ١٤٣٣ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٣٨٥٧
تاریخ ٢٧/٤/١٤٣٣
جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ